فون نمبر ۲۹

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: جمعرات

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ - ۲۱ ہجرت ۱۳۴۹ ہش - ۲۱ مئی ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۱۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا لنڈن میں ورودِ مسعود

انگلستان کے مختلف علاقوں نیز یورپی ممالک کے احمدی احباب کی طرف سے والہانہ استقبال

حضور نے جملہ احباب کو شرفِ مصافحہ بخشا۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا، گیمبیا اور سیرالیون کا نہایت کامیاب تبلیغی دَورہ کرنے، ان ممالک کی اقوام تک کامیابی سے اسلام کا پیغام پہنچانے اور ہزاروں ہزار احباب کو شرفِ ملاقات عطا فرمانے کے بعد سیرالیون سے ہالینڈ ہوتے ہوئے بخیر و عافیت لندن پہنچ گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب لندن سے اپنے کیبل گرام مرسلہ ۱۷۔ مئی ۱۹۷۰ء کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ ۱۷ مئی کو پونے پانچ بجے شام ہالینڈ سے بخیر و عافیت انگلستان کے دارالحکومت لندن میں وروُد فرما ہوئے۔ حضور کی تشریف آوری پر ہیگ کی عالمی عدالت کے صدر محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق نیز احباب جماعت نے بہت کثیر تعداد میں جمع ہو کر حضور ایدہ اللہ کا بہت پُرتپاک و والہانہ استقبال کرنے کی سعادت حاصل کی۔ نہ صرف انگلستان کے مختلف شہروں سے احباب جماعت اپنے آقا ایدہ اللہ کا استقبال کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے بلکہ یورپ کے مختلف ملکوں علی الخصوص ڈنمارک اور مغربی جرمنی سے بھی احباب نے لندن پہنچ کر حضور کے استقبال میں شریک ہونے کی سعادت حاصل کی۔ بعض احباب حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف حاصل کرنے کی غرض سے پہلے ہی امریکہ سے لندن پہنچے ہوئے تھے۔ چنانچہ انہیں بھی اپنے آقا کا پُرتپاک خیر مقدم کرنے کی غیر معمولی سعادت حاصل ہوئی۔

حضور ایدہ اللہ فضائی مستقر سے احباب جماعت کی معیت میں موٹر کاروں کے ذریعہ مشن ہاؤس تشریف لے گئے۔ وہاں پہنچ کر حضور نے جملہ حاضر احباب کو ازراہِ شفقت شرفِ مصافحہ عطا فرمایا۔ حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب جماعت اِن ایام میں خصوصیت سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالےٰ سفر و حضر میں حضور ایدہ اللہ کا ہر آن اور ہر لحظہ حافظ و ناصر رہے اور اہلِ افریقہ کی طرح حضور اہلِ یورپ تک بھی کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچانے اور وہاں کے احباب کو بھی آسمانی برکتوں سے نوازنے کے بعد عظیم الشان فتوحات کے جلو میں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق اپنے فضل سے اِس تاریخی دَورہ میں حضور کو عطا فرمائی ہیں حضور بخیر و عافیت واپس تشریف لائیں اور ہم مہجور خدام کو شرفِ دیدار اور شرفِ ملاقات سے شاد کام فرمائیں۔

آمین اللّٰھم آمین

محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہٗ کی صحت کے متعلق اطلاع

احبابِ جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کیلئے درد و الحاح سے دعائیں کریں

ربوہ ۲۰ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق راولپنڈی سے کل دوپہر ٹیلیفون پر اطلاع ملی ہے کہ کل پھر ضعف زیادہ ہو گیا تھا۔ مُنہ کے ذریعہ برائے نام دودھ وغیرہ دینا شروع کیا ہے۔ کل تھوڑی سی اجابت بھی ہوئی تھی ضعف کا زیادہ ہونا باعثِ تشویش ہے۔

احباب جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی و کافی، حیّ و قیوم اور قادر، قدیر و مقتدر خدا اپنے خاص فضل و رحم سے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت و عافیت والی عمرِ دراز عطا کرے۔

آمین اللّٰھم آمین ؛

اخبارِ احمدیہ

● ربوہ ۲۰ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بہت برکت ڈالے۔ آمین۔

● ربوہ ۲۰ ہجرت۔ مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے قائدین کرام، محترم مولانا ابو العطاء صاحب، محترم شیخ مبارک احمد صاحب، محترم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب راولپنڈی اور پشاور کے سالانہ اجتماعات میں شرکت فرمانے کے بعد کل ربوہ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ راولپنڈی میں انصار اللہ کا اجتماع ۱۵ ہجرت کو اور پشاور میں ۱۶ اور ۱۷ ہجرت کو منعقد ہوا تھا۔ واپسی میں بعض قائدینِ کرام نے اسلام آباد میں بھی ایک اجلاس سے خطاب فرمایا۔

● مکرم رئیس التبلیغ صاحب انڈونیشیا کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ جماعتِ احمدیہ انڈونیشیا کی طرف سے عیسائی پادری کے ساتھ ایک تحریری مباحثہ ہو رہا ہے۔ اِس مباحثہ میں فی الحال حسبِ ذیل دو موضوعات پر بحث ہوگی:۔

۱۔ قرآنِ مجید اور بائیبل کی اصلیت

۲۔ آمدِ مسیحؑ

ہر ایک موضوع پر چار چار پرچے لکھے جائیں گے۔

مکرم رئیس التبلیغ صاحب مزید لکھتے ہیں کہ انڈونیشیا میں یہ اپنی قسم کا پہلا مباحثہ ہے۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اِس مباحثہ میں اسلام کو نمایاں فتح عطا فرمائے۔ آمین۔

(وکالتِ تبشیر۔ ربوہ)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۱ ہجرت ۱۳۴۹ ہش

اشتراکیت کا جواب اسلام کس طرح دیتا ہے

(۲)

ایک بات تو وہ ہے جس کی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی خلافت کی ابتداء ہی میں جماعت کو تحریک کی تھی۔ یہ تحریک ہمارے الفاظ میں یہ ہے کہ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ اس کے علم میں کوئی انسان بھوکا نہ رہے۔ اگر آج مسلمان صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد پر عامل ہو جائیں کہ اللہ تعالےٰ نے ہمسائے کے حقوق پر اتنا زور دیا ہے کہ ممکن ہے اس کو وارث قرار دے دیا جائے تو کوئی انسان بھوکا نہیں رہ سکتا۔ یہ تو اصول ہے ایک محلہ والے مل کر اس مسئلہ کا حل کر سکتے ہیں۔ مگر کرے کون؟

دوسری بات صلہ رحمی کی ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِ حرا سے سب سے پہلی وحی کے بعد کچھ پریشان سے آئے تھے تو آپؐ کی تسلّی کے لئے سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ نے آپؐ کی خوبیوں میں سے ایک صلہ رحمی کی بھی خوبی بیان کی تھی جن کی وجہ سے اللہ تعالیٰ آپؐ کو ضائع نہ ہونے دے گا۔ سوال ہے کہ کیا ہمارے انتخابی لیڈر یہ فرض ادا کرتے ہیں۔ کیا بڑے بڑے سرمایہ دار مسلمان جو اسلام پسند کہلاتے ہیں اپنے اقرباء کا حق ادا کر رہے ہیں؟ حالت یہ ہے کہ آجکل بعض دیندار کہلانے والے لوگ بھی صلہ رحمی کا حق ادا کرنے کی بجائے اپنے ذرا ذرا سے ذاتی فائدہ کے لئے انقطاع رحمی کی کوشش کرتے ہیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔ یہاں تک کہ ماں کو بیٹے سے بہن کو بھائی سے پھاڑ کر اپنا اُلّو سیدھا کرنے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ اکثر بیویاں اپنے شوہروں کو اپنے والدین اور بھائی بہنوں سے اچھا سلوک کرنے نہیں دیتیں۔ کئی مائیں اپنے بیٹے اور اس کی بیوی کے درمیان حائل ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ صلہ رحمی میں نہیں آتا لیکن جب دونوں کے بچوں کا سوال ہو تو ظاہر ہے۔ غور کیجئے کجا صلہ رحمی جیسی عظیم نیکی اور کجا انقطاعِ رحمی جیسا شنیع فعل۔

الغرض اگر پاکستانی معاشرہ میں (تمام معاشرہ میں نہ سہی) صرف ان لوگوں میں جو اپنے تئیں اسلام پسند کہلاتے ہیں یہ دو باتیں آ جائیں تو کیا ہمارے ہاں اشتراکیت قدم جما سکتی ہے۔ ہمارا صرف یہ عمل وہ کام کر سکتا ہے جو بڑی سے بڑی حکومت بھی نہیں کر سکتی۔

یہ دو باتیں ہم نے صرف مفتونیتاً اس لئے لی ہیں کہ ان پر عمل کرنا کوئی بڑی عظیم قربانی نہیں چاہتا۔ تاہم اسلام کے اصولوں پر اگر عمل کیا جائے تو یہ دنیا امن و امان کی جنّت بن جائے۔

قائدین سے ضروری گزارش

بعض مجالس کی طرف سے تجنید فارم کی بجائے سادہ کاغذ پر خدام کے کوائف موصول ہو رہے ہیں۔ قائدین اس امر کی نگرانی فرماویں کہ آئندہ سے تجنید فارم پر کوائف ارسال کئے جائیں۔

(مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تحریکِ جدید کے دفاتر دوم و سوم کے مجاہدین کیلئے لمحۂ فکریہ

دفترِ اوّل کے مجاہدین کا نیک نمونہ

جماعتِ احمدیہ کے جو خوش نصیب افراد تحریکِ جدید کے مالی جہاد میں ابتدائے تحریک یعنی ۱۹۳۴ء سے حصہ لے رہے ہیں وہ دفترِ اوّل کے مجاہدین کہلاتے ہیں اور جو ۱۹۴۴ء سے حصہ لے رہے ہیں دفترِ دوم کے مجاہدین اور جو ۱۹۶۵ء سے شامل ہوئے وہ دفتر سوم کے مجاہدین کہلاتے ہیں۔

اوسط قربانی فی کس

قربانی کے معیار کے اعتبار سے دفترِ اوّل کا معیار قابلِ رشک ہے۔ اوّل تو اس دفتر نے مسلسل پینتیس سال سے تبلیغِ اسلام کا بوجھ اُٹھایا ہوا ہے۔ اور پھر فی کس اوسط قربانی بھی دوسرے دو دفاتر سے زیادہ ہے۔ دفتر سوم کی اوسط قربانی ‎-/۱۱‎ روپے دفتر دوم کی ‎-/۲۴‎ روپے اور دفترِ اوّل کی ‎-/۶۴‎ روپے ہے۔

تفاوت کی وجہ

اس تفاوت کی بڑی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ بعد میں آنے والے بعض مجاہدین نے اپنے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اس قیمتی سبق کو مدِّنظر نہیں رکھا جو حضور نے قرآنِ مجید کی روشنی میں ہمیں دیا تھا کہ ہمارا مال دراصل ہمارا مال نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کا ہے۔ حضور نے فرمایا تھا:-

"اللہ تعالےٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔"

(انیس سالہ کتاب صفحہ ۵)

اس پاک تربیت کا نتیجہ تھا کہ دفترِ اوّل کے مجاہدین نے اپنے محبوب امام کے ہر مطالبہ پر دل و جان سے لبیک کہا۔ تحریکِ جدید کے زیرِ انتظام تبلیغِ اسلام کے لئے نصف ماہ کی آمد کا مطالبہ ہوا تو نصف ماہ کی آمد پیش کر دی اور پورے ماہ کی آمد کا مطالبہ ہوا تو پوری ماہ کی آمد نچھاور کر دی اور بعض مخلصین تو قربانی میں اس حد تک بڑھ گئے کہ پانچ پانچ چھ چھ ماہ کی آمدنیاں اپنے آقا کے قدموں میں لا ڈالیں۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

ماہوار آمد کے ⅕ کا مطالبہ

اگر مذکورہ بالا قرآنی سبق دفاتر دوم و سوم کے مجاہدین بھی مدِّنظر رکھیں تو کوئی وجہ نہیں کہ جب ان سے ماہوار آمد کا پانچواں حصہ (جو سالانہ آمد کا ساٹھواں حصہ بنتا ہے) طلب کیا جائے تو ان میں سے اکثر اس امتحان میں بھی فیل ہو جائیں۔ پس بعد میں آنے والے دو دفاتر کے مخاطبین ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کو کم از کم معیار بنائیں تا کہ تحریکِ جدید ان ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکے جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے عائد کی گئی ہیں ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر وعدہ تحریکِ جدید پیش کرنے کا مطالبہ ایک عرصہ سے احبابِ جماعت کے سامنے دوہرایا جا رہا ہے۔ مگر ایک کثیر تعداد اس سے بے خبر معلوم ہوتی ہے سو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ کے الفاظ میں حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اس خواہش کو دہرایا جاتا ہے۔ وقت کا تقاضا ہے کہ ہر احمدی دل و جان سے اس پر لبیک کہے۔ فرمایا:-

"حضور رضی اللہ عنہ کی خواہش تھی کہ تحریکِ جدید میں ماہوار آمد کا ⅕ دیا جائے۔"

حضور کی اس پاکیزہ خواہش کی تعمیل کرنا ہر مخلص احمدی کا فرض ہے دفاتر دوم و سوم کے مجاہدین اپنے وعدہ جات کا محاسبہ فرمائیں۔ اور اگر ان کے وعدے اس معیار سے کم ہیں تو اوّلین موقع پر حضور رضی اللہ عنہ کی پاکیزہ خواہش کے مطابق اپنے وعدہ کو بڑھا کر دفتر ہٰذا کو آگاہ فرمائیں۔

اللہ تعالےٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

قسط ۱۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

کماسی میں حضور کی اہم دینی مصروفیات، احباب جماعت کا جذبۂ اخلاص و عقیدت

حضور ایدہ اللہ کی کماسی سے روانگی

محترم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے اپنی رپورٹ مرسلہ ۲۳ ؍ اپریل ۷۰ء میں جو محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب امیر مقامی کو موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں:۔

کماسی (گھانا) ۲۳ ؍ اپریل ۷۰ء

مورخہ ۷۰-۴-۲۳ صبح آٹھ بجے سٹی ہوٹل کماسی سے اکرا کے لئے روانگی کا پروگرام تھا۔ لیکن حضور کی کار جو ورکشاپ میں ٹسٹنگ کے لئے گئی ہوئی تھی واپس نہ پہنچی جس سے روانگی میں خاصی دیر ہوگئی۔

حضور کا کماسی کا پروگرام بہت مصروف رہا۔ دن میں تین تین تقریریں اور کئی کئی ملاقاتیں ہوئیں اور آرام کا وقت بالکل نہ مل سکا۔ روانگی کے وقت حضور نے معلم صالح صاحب، سعید آدما صاحب، الحاج الحسن عطا صاحب، ہارونا صاحب، احمد بواچی صاحب، معلم عبداللہ عینین صاحب اور معلم یوسف صاحب کو شرفِ مصافحہ و معانقہ بخشا۔ اسی طرح ان تمام خدام کو جو رات دن حضور کی خدمت میں ڈیوٹی پر رہے شرف معانقہ و مصافحہ بخشا اور روحانی ترقی کے ساتھ ساتھ ذہنی ترقی کی ضرورت اور اہمیت کی وضاحت فرمائی۔

یہاں یہ ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ نذیر احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ اور بچے اپنے ہاں کھانا پکوا کر اور ہر چیز گھر سے تیار کر کے لاتے رہے اور حضور کی اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی بہت اخلاص سے خدمت کی۔ نذیر احمد صاحب ٹی۔ آئی کالج کے اولڈ بوائے ہیں۔ شاہد احمد صاحب قریشی ایم۔ ایس سی اولڈ بوائے ٹی۔ آئی کالج نے بہت اخلاص سے ڈیوٹی دی اور سکول سے ایک ہفتے کی رخصت لے لی۔ عبدالحق صاحب ایک بار ساری رات ٹائپسٹ کی تلاش میں پھرتے رہے۔ ٹائپ کروا کر لائے۔ اسی طرح مکرم ملک غلام نبی صاحب، قریشی مبارک احمد صاحب نے بھی اخلاص سے خدمت کرنے کی توفیق پائی۔

احمد بواٹنگ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ انہوں نے اور خدام نے بہت اخلاص سے اپنے آقا کی خدمت حاضرہ کر دن رات ڈیوٹی دی۔ نمازوں پر اور ملاقاتوں کے وقت اخلاص اور فدائیت کے ساتھ مفوضہ فرائض بجا لاتے رہے۔ عبداللہ ناصر صاحب اور ان کا سٹاف بھی شکریہ کا مستحق ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی اللہ تعالیٰ کے فضل سے صحت اچھی رہی کوفت اور گرمی کی شدت سے جسمانی طور پر تکان کا احساس بھی رہا۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے لئے دردِ دل سے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

روانگی از کماسی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۹-۲۸ صبح مورخہ ۷۰-۴-۲۳ کو اکرا کے لئے سٹی ہوٹل کماسی سے روانہ ہوئے۔ اور محترم الحاج الحسن عطا کے مکان پر جو پُر فضا جگہ پر واقع ہے تشریف لے گئے ڈرائنگ روم میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی عطا فرمودہ اور کھینچی ہوئی وہ تصویر جو حضور نے اپنے کیمرے سے حسن صاحب کے ساتھ اُس وقت کھینچی تھی جب حسن صاحب ربوہ تشریف لائے تھے لگی ہوئی تھی۔ حضور نے اصل تصویر بھی منگوا کر دیکھی۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ سلمہا بھی اندر زنانخانے میں تشریف لے گئیں۔ دعا کے بعد جو حضور نے مکان کے اندر فرمائی کلچرل سنٹر تشریف لے گئے۔ کلچرل عجائب گھر کے ڈائریکٹر بہت اصرار سے بار بار عرض کر چکے تھے کہ حضور ضرور تشریف لائیں۔ چنانچہ ۹-۴۳ پر حضور میوزیم کے لئے روانہ ہوئے۔ ڈائریکٹر صاحب نے بڑھ کر استقبال کیا۔ پھر اپنی تصنیف کردہ کتابوں کا تحفہ پیش کیا۔ اور حضور کو اشانٹی تہذیب و تمدن کے نمونے دکھائے۔ حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ بھی ہمراہ تھیں۔ اشانٹی بادشاہوں اور چیفس کے نہانے کی چوکیاں، برتن، کپڑے، ہتھیار، زیور، جواہرات رکھنے کے ڈبے وغیرہ موجود تھے تفصیل سے تعارف کرایا۔ آرٹ کے نمونوں کے داخلی مفہوم پر حضور نے بصیرت افروز ارشادات فرمائے۔ واپسی کے وقت ڈائریکٹر میوزیم (Dr. A.A Kyeremanteng صدر یونیورسٹی کونسل) نے دستخط کے لئے رجسٹر پیش کیا۔ حضور نے اردو میں دستخط فرمائے اور ہجری شمسی میں تاریخ لکھی۔ ڈائریکٹر نے کہا کہ حضور کی تشریف آوری کو آئندہ نسلیں یاد رکھیں گی۔ نیز کہا۔ ہماری خوش قسمتی ہے۔ یہ دستخط تاریخ میں یادگار رہے گا۔ پھر ڈائریکٹر صاحب نے حضور کو وہ قطعۂ زمین بھی دکھایا جہاں اشانٹی قبائل کے مختلف مذاہب اور مشرکانہ رسوم کے نمونے بنائے جائیں گے۔ الحاج الحسن عطاء صاحب نے اس موقع پر ڈائریکٹر صاحب سے کہا۔ ہم احمدی مسلمان بھی اشانٹی قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں اسلئے ہماری مذہبی عبادت گاہ یعنی ایک مسجد بھی یہاں بننی چاہیئے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ مسجد میں سب وہ لوگ عبادت کر سکتے ہیں جو خدائے واحد کی پرستش کرتے ہوں۔ اِنَّ المساجدَ لِلّٰہِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کوپن ہاگن مسجد کی مثال دی جہاں حضور نے افتتاح کے وقت اعلان فرمایا تھا کہ خدائے واحد کی پرستش کرنے والے مسجد میں عبادت کر سکتے ہیں۔ اس دن سے ایک ہزار عیسائی مسجد میں ہمارے ساتھ شامل ہو کر عبادت کر چکے ہیں۔ ۱۰-۲۰ صبح میوزیم سے روانہ ہوئے۔ ڈائریکٹر صاحب دُور تک رخصت کرنے آئے۔

راستے میں مسجد تیچی برلب سڑک اکرا جاتے وقت بائیں جانب واقع ہے۔ حضور مسجد میں تشریف لے گئے۔ داخل ہوتے ہی قبلہ رُخ ہو کر دو زانو ہو کر لمبی دُعا مانگی۔ تمام خدام شامل ہوئے۔ مسجد نہایت صاف ستھری بنی ہوئی ہے۔ فرش خوبصورت اور رنگین ہے۔

۱۰-۳۵ صبح اکرا کے لئے روانگی ہوئی۔ تیسویں میل پر احباب کاروں پر اپنے آقا کو ایک نظر دیکھنے اور رخصت کرنے آئے ہوئے تھے۔ راستے میں جہاں جہاں سے گزرتے راہ گیر اور سڑک پر آباد قصبوں کے لوگ ہاتھ اٹھا اٹھا کر سلام کرتے۔ بعض اشاروں سے بتاتے اور کہتے احمدیہ یعنی جماعتِ احمدیہ کے امام ایدہ اللہ تعالیٰ۔

اخبارات، ریڈیو وغیرہ پر حضور کی تشریف آوری کا بہت چرچا تھا۔ اسلئے مفصل کے رہنے والے سب واقف ہو چکے تھے۔ یہ خاصا صبر آزما سفر تھا۔ گرمی بھی اور حبس تھا۔ اکرا سے تقریباً ساٹھ میل پر Kofridua کوفریڈوا ایک اچھا خاصہ قصبہ ہے۔ برلب سڑک ایک Hotel ہے۔ حضور نے کھانا جو ساتھ تھا یہیں تناول فرمایا۔ ظہر اور عصر کی نمازیں ہوٹل ٹلفلہ کے دفتر میں ادا فرمائیں جسے مالکہ نے اس مقصد کے لئے خالی کر دیا۔ کھانے کے بعد حضور کافی عرصے تک یہاں تصویریں لیتے رہے۔ فرمایا کہ مشن کے پاس ایک ایر کنڈیشنڈ کار ہونی چاہیئے۔ یہ گفتگو اردو میں ہو رہی تھی۔ اس پر افریقن احباب سے مسکراتے ہوئے فرمایا۔ آپ کو میری گفتگو سمجھ نہیں آ رہی اسلئے اردو سیکھیں۔ روانگی کے وقت ہوٹل کی مالکہ نے دعا کی درخواست کی حضور نے ہاتھ اٹھا کر اس کے لئے دعا فرمائی۔ مالکہ بھی دعا میں شامل ہوئی۔ یہ خاتون مذہباً عیسائی ہے۔ مولوی غلام نبی صاحب بھی جو کماسی رہ گئے تھے یہاں قافلے سے آن ملے۔

ہوٹل سے حضور ۲۰-۴ شام روانہ ہوئے اور واپس اکرہ Ambassador ہوٹل خیریت سے پہنچ گئے۔ الحمد للہ۔

۷۰-۴-۲۴ صبح مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے بتایا کہ حضور کی طبیعت پر گرمی اور تکان کا اثر ہے۔

درخواست دعا

مکرم شیخ عبدالرحمٰن صاحب نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے پانچ سالہ بچہ پر فالج کا حملہ ہوا ہے اور وہ ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ بچہ کی مکمل شفا یابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

تربیتِ اولاد کے سلسلے میں نیک نمونہ اور دعا کی اہمیت

(مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی۔اے، ربوہ)

تربیتِ اولاد ایک جہاد ہے جو انسان کو بہت بڑے ثواب کا مستحق بنا دیتا ہے۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ تربیتِ اولاد کے لئے کونسے طریق اختیار کئے جائیں۔

اسلام نے نیک اولاد حاصل کرنے کے لئے نیک بیویوں کے انتخاب کو بہت اہم قرار دیا ہے۔ اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جگہ تحریر فرمایا ہے۔ "نیک اولاد پیدا کرنے کے لئے ماں سے بڑھ کر آج تک زمین کے اوپر اور آسمان کے نیچے کوئی مشین ایجاد نہیں ہوئی"۔ درحقیقت ماں نیکی کا مجسمہ ہوگی تو ایسی ماں کے پیروں تلے جنت ہوگی اور اس کی خدمت اور اطاعت کے نتیجہ میں اولاد بھی جنت کے مزے چکھے گی جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الجنۃ تحت اقدام الامھات (حدیث) جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔ اور ویسے بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِھَا وَوَلَدِہٖ وَھِیَ مَسْئُوْلٌ عَنْھُمْ (بخاری و مسلم) ہر عورت اپنے خاوند کے گھر اور اس کے بچوں کی نگران ہے اور وہ ان کے متعلق پوچھی جائے گی۔ پھر ایک جگہ فرمایا:۔

مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا یُوْلَدُ
عَلَی الْفِطْرَۃِ فَاَبَوَاہُ
یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ
اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ (بخاری)

ہر بچہ فطرتِ صحیحہ پر پیدا ہوتا ہے۔ لیکن اس کے والدین (اپنی تربیت کے نتیجہ میں) اس کو یہودی یا عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔ یعنی بچے کے والدین جس مسلک پر چلنے والے اور جس مذہب کے معتقد ہوتے ہیں بچہ ان کے نمونہ کو دیکھ کر اسی مذہب کا معتقد ہو جاتا ہے۔

اِن احادیث نبویہ سے یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ والدین بچے کی تربیت میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اور انہی کے خیالات اور معتقدات بچہ کے دل و دماغ میں راسخ ہو جاتے ہیں۔ اس لئے والدین کا اولین فرض ہے کہ وہ بچوں کے سامنے نیک نمونہ رکھیں تا کہ وہ اسی کو اپنائیں۔ بچوں میں نقل کرنے کا مادہ پایا جاتا ہے اور اسی وجہ سے ان کا ہر عمل ماں باپ کی نقالی پر مبنی ہوتا ہے۔ ماں باپ پابندِ نماز روزہ ہوں گے تو بچے بھی دیکھا دیکھی بڑی جلدی نمازیں پڑھنے لگ جائیں گے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مُرُوْا اَوْلَادَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ
وَھُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِیْنَ
وَاضْرِبُوْھُمْ عَلَیْھَا وَ
ھُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِیْنَ
(ابوداؤد)

اپنے بچوں کو سات سال کی عمر میں نماز پڑھنے کا حکم دو اور اگر ان کی عمر دس سال کی ہو جائے اور وہ نماز نہ پڑھیں تو انہیں سزا دو۔

اب یہ حکم تبھی عمل درآمد ہو سکتا ہے جبکہ سب والدین اپنے بچوں کو سات سال کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی نماز سکھا چکے ہوں اور دس سال کی عمر میں انہیں ترجمہ سکھا دیا گیا ہو تا کہ وہ سمجھ کر صحیح رنگ میں نماز ادا کرنے لگ جائیں۔ تربیت اولاد کے لئے یہ حکم سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور اس حکم کو عملی جامہ پہنانے کے لئے والدین کے نیک نمونہ اور بروقت وعظ و نصیحت کی اشد ضرورت ہے۔ کاش احمدی والدین اس حکم کی اہمیت کو جانیں اور اس کے مطابق عمل درآمد شروع کر دیں۔ تا کہ ان کی اولاد ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا سرور ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک تو نماز میں ہے پس اگر اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک بنانا چاہتے ہو تو انہیں نماز کا پابند بناؤ تبھی وہ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بن سکیں گی۔ اللہ تعالیٰ سورۃ فرقان میں بھی فرماتا ہے:۔

رَبَّنَا ھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا
وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ
وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

یعنی عباد الرحمٰن کا طریق یہ ہے کہ وہ اپنی مقدور بھر کوشش کر لینے کے بعد ہمیشہ یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب ہماری بیویوں اور بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہماری اولاد کو متقی بنا اور ہمیں ایسے متقیوں کا امام بنا۔ آمین

حکمت و دانائی سے اولاد کی بروقت تربیت کرنی چاہئے اور اول انہیں نماز کا پابند بنانا چاہئے (نیک نمونے اور دعا کے ساتھ) یہی انبیاء کا طریق بھی ہے جیسا کہ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"پس خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقویٰ کا ہو جاؤ اور اس کو متقی اور دیندار بنانے کے لئے سعی اور دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۸)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں بس اس سے زیادہ نہیں۔ پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائیگا۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتا ہے تو ان کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔ ...... تربیت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو درست کیا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۷۲-۳۷۳)

کیا ہی اچھا ہو کہ والدین اولاد کے لئے دردِ دل سے دعائیں کریں جیسے مسیح موعود علیہ السلام نے دعائیں کیں کیونکہ والدین کی دعائیں رد نہیں ہوتیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دعاؤں کے متعلق فرمایا ہے کہ وہ یقینی طور پر قبول ہوتی ہیں۔ ایک تو مظلوم کی دعا ہے، دوسرے مسافر کی اور تیسرے والد کی اپنی اولاد کے حق میں دعا ہے۔

واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین +

فضل عمر درس القرآن کلاس برائے خواتین جولائی سنہ ۱۹۷۰ء

(حضرت سیدہ اُم متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

انشاء اللہ حسب دستور اس سال بھی ربوہ میں فضل عمر درس القرآن کلاس کا انتظام کیا جائے گا۔ یہ کلاس یکم جولائی سے ۳۱ جولائی تک لگائی جائے گی۔ طالبات کی رہائش کا انتظام لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کے زیر انتظام ہوگا۔ ابھی سے تمام لجنات کوشش کریں کہ ہر لجنہ سے کم از کم ایک یا دو ضرور آجائیں۔ بہت سی لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے پچھلے تین سالوں میں کوئی طالبہ نہیں آئی۔ زیادہ سے زیادہ شہروں و قصبات اور دیہات کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔ آنے والی کم از کم میٹرک یا مڈل پاس ضرور ہو۔ اس سال اس کلاس میں سولھویں پارے سے بیسویں پارہ تک پڑھایا جائے گا۔ جو آنے کا ارادہ رکھتی ہیں وہ ان پاروں کا ترجمہ ابھی سے سیکھنا شروع کر دیں۔ یعنی پانچ پارے باقی نصاب کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ جو طالبات گزشتہ تین سالوں یا دو سال لگاتار آتی رہی ہیں انکو ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اعلان کیا جا چکا ہے کہ جو طالبہ قرآن مجید کا مکمل دور اس کلاس کے ذریعے مکمل کرے گی۔ اور سارے امتحانات پاس کرے گی اسے خاص سند امتیازی دی جائے گی۔

امید ہے کہ تمام لجنات اس سلسلہ میں خاص کوشش شروع کر دیں گی داخلہ کے فارم چھپوا لئے گئے ہیں۔ لجنات اپنی تعداد کے مطابق فارم منگوا لیں۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ

حضرت مولوی محمد جلال الدین صاحب پیرکوٹی تاریخ نویس کا ذکرِ خیر

مکرم مولوی مبشر احمد صاحب راجیکی

حضرت مولوی محمد جلال الدین صاحب رضی اللہ عنہ پیرکوٹی تاریخ نویس مظفر گڑھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم دوست اور مخلص صحابی تھے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ابتدائی دوستوں میں شامل ہونے کا فخر حاصل تھا خاکسار ان کے کچھ حالات درج ذیل کرتا ہے ان حالات کے مرتب کرنے میں خاکسار نے جہاں حضرت اقدس علیہ السلام کے مکتوبات گرامی۔ حیاتِ قدسی اور رجسٹر روایاتِ صحابہ سے استفادہ کیا ہے وہاں حضور علیہ السلام کے ملفوظات۔ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے خطوط اور حضرت حکیم محمد اسماعیل صاحب پیرکوٹی رضی اللہ عنہ کے بیان کردہ حالات سے بھی فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے اور جہاں تک ہو سکا ہے۔ احتیاط کے پہلو کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔

خاندانی حالات

حضرت مولوی محمد جلال الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا جدی گاؤں درپال تحصیل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ ہے سکھوں کی طوائف الملوکی کے زمانہ میں چوہدری غلام محمد چیمہ ساکن منچر اس علاقہ کا حکمران تھا۔ کئی دفعہ سکھوں نے اسے نیچا دکھانے کی کوشش کی مگر ناکام رہے آخر ۱۷۹۰ء کے قریب سردار رامن سنگھ نے ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ منچر کا محاصرہ کر لیا بڑا خونریز معرکہ ہوا۔ چوہدری غلام محمد چیمہ مارا گیا اور سکھ اس علاقہ پر قابض ہو گئے۔ حضرت مولوی صاحب کے بزرگوں نے چونکہ لڑائی میں چوہدری غلام محمد کا ساتھ دیا تھا۔ اس لئے سکھوں کے مظالم کی وجہ سے انہیں درپال چھوڑ کر موضع کلیر والہ تحصیل حافظ آباد میں سکونت لینی پڑی۔

حضرت مولوی صاحب کی ولادت موضع کلیر والہ میں ہی ۱۸۳۵ء کے قریب ہوئی۔ آپ کے والد کا نام حسن محمد اور دادا کا نام شکر اللہ خان تھا۔ آپ کی قوم کھوکھر ہے۔ اور آپ کے خاندان کے اکثر افراد کا پیشہ زمینداری ہے۔

تعلیم و ملازمت

جب لکھنے پڑھنے کے سن کو پہنچے تو آپ کے نانا میاں اکبر علی خان صاحب آپ کو اپنے ساتھ حافظ آباد لے گئے اور وہاں ابتدائی تعلیم کے لئے آپ کو قاضی نور محمد صاحب کے سپرد کر دیا۔ قاضی صاحب موصوف میاں علی محمد صاحب ساکن اٹھیگمہ بالمٹھ کے مرید تھے اور اکثر ان کی ملاقات کے لئے موضع مذکور میں جایا کرتے تھے ایک دفعہ آپ حضرت مولوی صاحب کو بھی ساتھ لے گئے۔ وہاں سے واپس آ کر آپ حصول تعلیم کے لئے پسرور چلے گئے۔

پسرور سے واپس آ کر آپ کچھ عرصہ حافظ آباد ٹھہرے اور پھر لاہور چلے گئے وہاں آپ نے نارمل کا امتحان پاس کیا اور واپس آ کر حافظ آباد میں سکول اول مدرس ملازم ہو گئے۔ ملازمت کا سلسلہ جاری تھا کہ آپ کے دل میں طب پڑھنے کا شوق پیدا ہوا۔ سکول کی ملازمت سے مستعفی ہو کر دوبارہ لاہور چلے گئے اس زمانہ میں حکیم غلام دستگیر صاحب لاہوری دنیائے طب میں خاص شہرت رکھتے تھے چنانچہ آپ نے طب کا نظری حصہ حکیم صاحب موصوف سے پڑھا اور پھر انہیں کے ایماء سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد بزرگوار حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس قادیان میں رہ کر طب کے عملی حصہ کی تکمیل کی۔

حضرت اقدس علیہ السلام سے تعلق کا آغاز

اسی دوران میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا اور حضور کے زہد و تعبد تقویٰ و طہارت اور علم و عرفان نے آپ کو اپنا گرویدہ بنا لیا اور جب آپ قادیان سے واپس آئے تو آپ کے دل و دماغ پر حضور کی محبت کے نہ مٹنے والے نقوش مرتسم ہو چکے تھے۔

علم طب کی تحصیل کے بعد آپ نے سرکاری ملازمت اختیار کر لی اور مختلف پیر خانوں کے تاریخی حالات لکھنے کا کام آپ کے سپرد ہوا۔ اس سلسلہ میں آپ کو بہت سے سجادہ نشینوں سے ملاقات کرنا پڑی اور انہیں بہت قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس زمانہ کے علماء سے آپ پہلے ہی بدگمان تھے۔ جب متعدد صوفیاء کی اخلاقی گراوٹ کا آپ کو علم ہوا تو دل کو سخت ٹھیس لگی اور آپ کو پھر اسی برگزیدہ ہستی کی یاد ستانے لگی۔ اور آپ کے قدم پھر اسی مقدس بستی کی طرف اٹھنے لگے۔ جہاں سے اس زمانہ میں آفتاب ہدایت اپنی پوری تابانیوں کے ساتھ طلوع ہونے والا تھا۔ چنانچہ کشاں کشاں آپ قادیان پہنچے اور حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں تمام حالات عرض کرنے کے بعد آپ نے بیعت[1] کی درخواست کی حضور نے فرمایا۔

"مجبور ہیں۔ اذن الٰہی کے بغیر بیعت نہیں لے سکتا"

چنانچہ آپ قادیان سے واپس گئے لیکن آپ کا دل اس وقت بھی اس یقین سے لبریز تھا کہ مسیح علیہ السلام کے جس مردِ خدا نے آنا تھا۔ اس کا ظہور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی شکل میں ہو چکا ہے

چنانچہ ۱۸۹۰ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر بیعت کر لی

براہین احمدیہ کی خریداری

۱۸۸۰ء کے قریب جبکہ حضرت مولوی صاحب محکمہ بندوبست کی طرف سے ضلع مظفر گڑھ کی تاریخ لکھنے میں مصروف تھے کہ آپ کو براہین احمدیہ کا اشتہار ملا اور آپ نے حضرت اقدس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس تصنیف منیف کی خریداری کے لئے اپنا نام پیش کر دیا چنانچہ معاونین کی فہرست میں آپ کا نام "تحصیلدار مظفر گڑھ" درج ہے۔ اور چونکہ آپ اس زمانہ میں مظفر گڑھ میں ملازم تھے۔ اس لئے حضرت اقدس نے آپ کے نام کے ساتھ مظفر گڑھ ہی تحریر فرمایا ہے

پیرکوٹ میں رہائش

دوران ملازمت میں حضرت مولوی صاحب نے تقریباً دو سو ایکڑ اراضی پیرکوٹ ثانی تحصیل حافظ آباد میں خریدی تھی اور آپ کے عزیز و اقارب نے موضع کلیر والہ سے نقل مکانی کر کے یہیں مستقل رہائش اختیار کر لی تھی۔ آپ بھی ملازمت سے فارغ ہونے کے بعد پیرکوٹ آ گئے اور باقیماندہ عمر موضع مذکور میں ہی گذاری۔

حضرت اقدس کے خطوط

حضرت اقدس سے آپ کی خط و کتابت "براہین" کے زمانہ سے قبل شروع ہو چکی تھی اور یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ تاحینِ حیات جاری رہا۔ حضور علیہ السلام کے بعض خطوط تقسیم ملک سے کچھ عرصہ قبل آپ کے صاحبزادہ حکیم محمد اسماعیل صاحب پیرکوٹی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں پیش کر دئیے تھے۔ ممکن ہے کہ حضور کے کاغذات میں وہ اب بھی محفوظ ہوں ۱۸۸۶ء کا ایک مکتوب گرامی تبرکاً یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ یہ والا نامہ حضرت اقدس نے ہوشیارپور سے مولوی صاحب کو تحریر فرمایا تھا۔ یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۲۲ جنوری ۱۸۸۶ء کو چلہ کشی کے لئے ہوشیارپور تشریف لے گئے تھے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مصلح موعود اور تمکینِ دین اور غلبہ اسلام کے متعلق عظیم الشان بشارتیں پانے کے بعد ۱۷ مارچ ۱۸۸۶ء کو واپس قادیان پہنچے تھے۔ یہ خط ہوشیارپور کے زمانۂ قیام کی یادگار ہے۔ اور ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتا ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ و نصلی

مخدومی مکرمی

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

آج ہوشیارپور میں مجھ کو آپ کا عنایت نامہ ملا۔ مجھ کو آپ فراموش نہیں اور ہوشیارپور میں اس عاجز کا آنا صرف اسی غرض سے ہے جس میں آپ بھی داخل ہیں۔ میں بندہ ضعیف اور ہیچ اور ناکارہ۔ احکم الحاکمین کی جناب میں صرف دعا ہے اور اسی کے فضل کی امید ہے۔ اس جگہ اعلام و الہام الٰہی سے آنا ہوا ہے۔ اور ابھی علم نہیں کہ کب تک اس جگہ توقف ہو۔ صبر سے منتظر رہیں اور استغفار بہت پڑھیں۔ میں اس جگہ یعنی ہوشیارپور میں بمکان طویلہ شیخ مہر علی رئیس ٹھہرا ہوا ہوں۔ آپ کا خط قادیان سے ہو کر اس جگہ آیا ہے۔ اس وجہ سے جواب میں دیر ہو گئی۔

خاکسار مرزا غلام احمد

پتہ:

مکرمی مولوی محمد جلال الدین صاحب

پیرکوٹی۔ ضلع گوجرانوالہ

تحصیل حافظ آباد

(باقی)

[1] حکیم محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ آپ نے پنجابی زبان میں عرض کیا تھا کہ حضور ساڈے وعدوں پچھلے نے کسے تے قائم سیک نہیں آیا تسیں میری بیعت قبول فرماؤ۔

دارالضیافت ربوہ میں موصول ہونیوالے صدقات کی فہرست از ۱۶/۴ تا ۳۰/۴

۱-	مکرم نذیر احمد شاہ صاحب کوٹلی پور سیالکوٹ	صدقہ بکرا	-/۵۰
۲-	ر ملک عبدالرب صاحب دارالرحمت ربوہ	صدقہ	-/۵
۳-	مکرمہ اہلیہ صاحبہ	ر ر	-/۵
۴-	ر فریدہ رحت صاحبہ دختر ملک عبدالرب صاحب ر		-/۵
۵-	ر امۃ الشکور طلعت صاحبہ	ر	-/۵
۶-	مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب شاہدرہ	ر	-/۲۰
۷-	ر نذیر احمد صاحب گولبازار ربوہ	ر	-/۵
۸-	مکرمہ ام ظفر صاحبہ ناظم آباد کراچی	ر	-/۴
۹-	مکرم ناصر احمد صاحب چودھا مل بلڈنگ ننکانہ صاحب	ر	-/۶
۱۰-	ر محمد عبداللہ خاں صاحب رئیس باندھی	صدقہ بکرا	-/۱۲۰
۱۱-	ر منیر بیگ صاحب سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	صدقہ	-/۱۵
۱۲-	محترمہ بیگم صاحبہ شاہنواز صاحب کراچی	صدقہ بکرا	-/۷
۱۳-	مکرمہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	صدقہ	-/۵۵
۱۴-	مکرمہ بیگم انیس لطیف صاحب چکلالہ	ر	-/۱۰
۱۵-	مکرم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب ربوہ	ر	-/۷
۱۶-	ر شاہنواز صاحب کراچی	صدقہ بکرا	-/۲۰۰
۱۷-	مکرمہ مجیدہ شاہنواز صاحبہ کراچی	ر	-/۷
۱۸-	مکرمہ فرخندہ بیگم صاحبہ ربوہ	صدقہ	-/۶
۱۹-	مکرم مبشر احمد صاحب چوہدری	صدقہ بکرا	-/۴
۲۰-	ر ڈاکٹر نذیر احمد صاحب چک ۵۹۱ گ ب لائلپور	صدقہ	-/۳۵
۲۱-	مکرم حکیم مرغوب اللہ صاحب شیخوپورہ	ر	-/۸
۲۲-	ر چوہدری محمد ابراہیم صاحب بڑے مبشر احمد صاحب	ر	-/۱۰
۲۳-	مکرم محمد حیات صاحب کوئٹہ صدقہ محمد ادریس صاحب	صدقہ بکرا	-/۵۰
۲۴-	ر عبدالشکور صاحب دارالنصر غربی ربوہ	صدقہ	-/۵
۲۵-	ر محمد صادق صاحب چک ۲۲۳ ر ب مظفرگڑھ	ر	-/۲۱
۲۶-	ر عبدالغفور صاحب دارالنصر غربی ربوہ	ر	-/۵
۲۷-	مکرم محمد رفیق صاحب اوکاڑہ	ر	-/۱
۲۸-	ر محمد اسماعیل صاحب بنول شہر	ر	-/۱۰
۲۹-	ر دتے نور محمد صاحب چک ۲۷۸ شیر گڑھ ضلع ر		-/۱
۳۰-	ر لجنہ اماء اللہ سرگودھا چھاؤنی	ر	۱۰/۶۲
۳۱-	ر صلاح الدین صاحب بٹ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور	ر	-/۲
۳۲-	ر محمد بشیر احمد صاحب جھنگ صدر	ر	-/۵۰
۳۳-	ر عبدالعزیز صاحب جہانگیر مانسہرہ	ر	-/۵

(افسر دارالضیافت)

ہمارے وکلاء، ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"پیشہ ور لوگ یعنی وکلاء، ڈاکٹر اور کنٹریکٹر پہلے اپنے گزشتہ سال کی آمد متعین کریں اور پھر اس تعین کے بعد اگلے سال ان کی آمد میں جو زیادتی ہو اس کا دسواں حصہ نیز ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی مسجد فنڈ (تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان) میں ادا کریں۔"

پس ہمارے وکلاء۔ ڈاکٹر اور کنٹریکٹر حضرات کو چاہیئے کہ اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل میں اپنی عزیز کمائی میں سے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

پاکستان کی بری فوج کے لئے ضرورت ہے

برائے وظیفہ (سویلین) برائے بی۔ ایس سی

الیکٹریکل۔ مکینکل انجینئرنگ ڈگری اور بھرتی بطور کیڈٹ برائے ٹریننگ بطور ایرو ناٹیکل انجینئر۔ سویلین کے لئے فوجی وظیفہ کی سکیم کے ماتحت۔

شرائط:-

عمر ۱/۱۲ کو ۱۶ تا ۲۱ سال (برائے الیکٹریکل۔ مکینکل انجینئرنگ)
ر ۵/۱۲ کو ۱۶ تا ۲۱ سال (برائے ایرو ناٹیکل انجینئرنگ)

(۲) غیر شادی شدہ

(۳) تعلیم انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ کم از کم سیکنڈ ڈویژن

درخواست مجوزہ فارم پر لکھی مع Declaration منجانب والد/سرپرست بنام (ٹی) P. A. 3 G. H. Q. A. G. Branch راولپنڈی۔

جو طلباء ایروناٹیکل انجینئرنگ کے لئے درخواست دیں۔ وہ درخواست کی پیشانی پر جلی حروف میں Aeronountical Engeneering لکھ دیں۔ اور جو طلباء ایروناٹیکل۔ مکینیکل۔ الیکٹریکل۔ ہر سہ کے لئے درخواست دیں۔ وہ اپنا پہلا۔ دوسرا (Choice) لکھ دیں۔

فارم درخواست بلامعاوضہ بھرتی کے دفاتر۔ اسٹیشن ہیڈ کوارٹرز۔ رجسٹرار یونیورسٹیز اور منظور شدہ کالجز سے حاصل کریں۔ درخواست کے لئے آخری تاریخ ۱۲/۵ ہے۔

(پ۔ ٹ ۱۱/۵)

(ناظر تعلیم)

درخواستِ دعا

عزیزم برادرم الحاج مسعود احمد صاحب خورشید نے کراچی سے اطلاع دی ہے کہ مصنوعی پاؤں لگ گیا ہے اس کے لگنے سے دو زخم ہو گئے تھے جو کہ اب مندمل ہو رہے ہیں۔ ہفتہ عشرہ تک چلنے کے قابل ہو جاؤں گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ شافی قادر خدا اپنے خفاء قدرت سے صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار حکیم حفیظ الرحمن سنوری)

اعلان

سوبرٹز لیسنڈ کی بنی ہوئی ٹائیفائیڈ کالرا ویکسین کا ٹیکہ لگوانے کے لئے تشریف لائیں۔ گھر پر بھی انجکشن لگانے کا انتظام ہے

المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

ایڈریس مطلوب ہے

دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو مکرم چوہدری ولی محمد صاحب ولد مولوی عبدالغنی صاحب موصی ۱۳۱۲۴ سابق سکونت فرید نگر ضلع نواکھلی مشرقی پاکستان کے موجودہ ایڈریس کی ضرورت ہے اگر کسی صاحب کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں یا موصی صاحب موصوف اگر یہ اعلان پڑھیں تو خود اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں تاکہ ان سے براہ راست وصیت کے بارہ میں خود کتابت کی جا سکے

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۰۰۰

میں مرزا عبد القدیر چغتائی ولد مرزا عبدالکریم صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی اراضی ۵ ایکڑ واقع بھکر مالیتی ---- ۵۰۰۰ /۳۱ روپے

۲- ایک مکان واقع کراچی مالیتی ---- ۱۰۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ /۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- مرزا عبد القدیر چغتائی ۳/۱۹ ڈرگ روڈ۔ ٹاؤن شپ کراچی

گواہ شد:- ایم اسلم امتیاز نائب سیکرٹری وصایا۔ ڈرگ روڈ۔ ڈویژن جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:- شیخ - فیض الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی۔

مسل نمبر ۲۰۰۰۱

میں مبارکہ بیگم زوجہ ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب مرحوم قوم ککے زئی پیشہ خانہ داری عمر ۷۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر جو کہ خاوند مرحوم کو معاف کر دیا ہوا ہے -/۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپیہ ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- مبارکہ بیگم دار العلوم ربوہ

گواہ شد:- ملک نصیر اللہ خان ہیڈ ماسٹر پرائمری سکول دار الصدر شرقی ربوہ

گواہ شد:- ظہور حسین دار العلوم ربوہ

مسل نمبر ۲۰۰۰۲

میں سیدہ منصورہ زوجہ سید منیر احمد صاحب باہری قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی ۷ تولہ ۹ ماشہ مالیتی	-/۱۱۰۰ روپے
۲- حق مہر بذمہ خاوند	-/۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- سیدہ منصورہ ۲۵ دار الرحمت شرقی (ب) ربوہ

گواہ شد:- بدر الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ

گواہ شد:- سید منیر احمد باہری وکالت مال اول۔ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۰۰۰۳

میں بشریٰ ناہید زوجہ محمد اکرم صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گوٹھ رئیس عبد الحمید ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند	۱۰۰۰ روپے
۲- زیورات طلائی ۲ تولے مالیتی	۱۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- بشریٰ ناہید زوجہ محمد اکرم صاحب گوٹھ رئیس عبد الحمید ضلع نواب شاہ سندھ

گواہ شد:- محمد اکرم خاوند موصیہ

گواہ شد:- حکیم محمود احمد معلم وقف جدید گوٹھ رئیس عبد الحمید ضلع نواب شاہ سندھ۔

مسل نمبر ۲۰۰۰۴

میں محمد اکرم ولد بوٹے خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۲۳ سال بیعت احمدی ساکن گوٹھ رئیس عبد الحمید ضلع نواب شاہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۶۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- محمد اکرم گوٹھ عبد الحمید رئیس ڈاک خانہ باندھی۔ ضلع نواب شاہ سندھ

گواہ شد:- علی اکبر شاہ رحمان آباد ضلع نواب شاہ

گواہ شد:- حکیم محمود احمد معلم وقف جدید رحمان آباد۔ ضلع نواب شاہ۔ سندھ

مسل نمبر ۲۰۰۰۵

میں ماجدہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری عبد الستار صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی۔ ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۴/۶۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱- حق مہر بذمہ خاوند	۲۰۰۰ روپے
۲- زیور طلائی ۸ تولے مالیتی	-/۹۸۰
۳- سلائی مشین ایک عدد	۲۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- ماجدہ بیگم ۱۵۹/۱۷ بی اینڈ بی کالونی - گزری روڈ - کراچی

گواہ شد:- عبد الستار خاوند موصیہ ۱۵۹/۱۷ بی اینڈ بی کالونی گزری روڈ - کراچی -

گواہ: لطیف احمد ۱۴/۶۹ سی ۳۰۷ ایبے سینیا - کراچی -

الفضل میں
اشتہار دیکر اپنی تجارت
کو فروغ دیجئے

(مینیجر)

دُنیا میں ایک طبقہ ایسا چلا آیا ہے جو ہمیشہ حق و انصاف کا قائل ہوتا ہے

دوسرا اپنے زور اور طاقت پر فخر کرتا ہے اور بہر حال اپنی مرضی پوری کرنا چاہتا ہے

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی آیات فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِی الْمَدَآئِنِ حٰشِرِیْنَ ۝ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِیْلُوْنَ ۝ وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ۝ وَاِنَّا لَجَمِیْعٌ حٰذِرُوْنَ ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

اگر غور سے کام لیا جائے تو جب سے دنیا کا آغاز ہوا ہے ہمیشہ دو قسم کی حکومتیں پائی جاتی رہی ہیں۔ ایک عقل اور سمجھ سے کام لینے والی اور دوسری زور اور طاقت سے کام لینے والی۔ ہر زمانہ کے محاورے الگ الگ ہوتے ہیں۔ آجکل جو حکومت عقل اور سمجھ سے کام لے اس کو جمہوریت کہتے ہیں اور جو حکومت زور اور تشدد اور طاقت سے کام لے اسکو ڈکٹیٹر شپ کہتے ہیں یا بعض دفعہ ہٹلر ازم بھی کہہ دیتے ہیں۔ مگر نام خواہ کچھ ہی ہو جب سے دنیا بنی ہے یہ دونوں طاقتیں کام کر رہی ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے یہ کام شروع ہوا اور اب تک جاری ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے ایک کی اللہ تعالیٰ نے قربانی قبول کرلی اور دوسرے کی ردّ کر دی۔ ایک کے پیچھے اخلاص اور تقویٰ تھا اس لئے اس کی قربانی قبول ہوئی اور دوسرے کی قربانی کے پیچھے چونکہ اخلاص اور تقویٰ نہیں تھا اس لئے وہ ردّ ہوئی۔ اب دانائی تو یہ تھی کہ دوسرا شخص جس کی قربانی قبول نہیں ہوئی تھی وہ اپنے اندر تقویٰ عجز اور انکسار پیدا کرتا اور سمجھتا کہ اس کی قربانی خدا نے ردّ کی ہے اس کے بھائی کی وجہ سے ردّ نہیں ہوئی۔ مگر وہ لٹھ لیکر اپنے بھائی کے پاس پہنچا اور اسے کہا کہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ مگر اس کے بھائی نے ذلیل والا طریق اختیار کیا اور کہا کہ قربانی قبول کرنا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اگر تجھے اس بات پر غصہ آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تیری قربانی قبول کیوں نہیں کی تو اس میں میرا کیا قصور ہے میں تو اپنے آپ کو ایک عاجز بندہ سمجھتا ہوں۔ یہ فطرت پرانے زمانہ کی تھی اس وقت نہ ڈکٹیٹر شپ کے الفاظ تھے نہ جمہوریت کے مگر وہ رُوح موجود تھی جس سے یہ دونوں چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ یہ روح جب سے حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے ہیں یا دنیا پیدا ہوئی ہے متوازی چلی آرہی ہے۔ دنیا میں ایک طبقہ ایسا چلا آیا ہے جو ہمیشہ حق و انصاف کا قائل ہوتا ہے اور دوسرا اپنے زور اور طاقت پر فخر کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بہر حال ہم نے اپنی مرضی پوری کرنی ہے۔ اگر لوگ ہماری مرضی کے مطابق نہیں چلیں گے تو ہم حکومت جتھہ اور طاقت سے دوسروں کو سیدھا کر دیں گے اور اپنی مرضی چلائیں گے۔

انبیاء کی جماعتیں چونکہ ابتداء میں ہمیشہ چھوٹی ہوتی ہیں اور بعض دفعہ تو ان کی تعداد اتنی قلیل ہوتی ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بعض انبیاء کو صرف ایک ایک شخص نے مانا اس لئے ہر شخص ان پر مذاق اُڑاتا ہے اور ان کے دعووں کو ایک مجنونانہ بڑ سے زیادہ حقیقت نہیں دیتا۔ فرعون نے بھی اسی گھمنڈ میں شہر بشہر اپنے ڈھنڈورچی بھیجے اور ان سے کہا کہ جاؤ اور لوگوں کو یہ کہہ کر اشتعال دلاؤ کہ بنی اسرائیل جو ایک حقیر سی جماعت ہیں ہمیں اشتعال دلا رہے ہیں حالانکہ ہم ایک بڑی زبردست اکثریت ہیں اور پھر بڑے محتاط اور دُور اندیش اور ہر قسم کے سازو سامان اور اسلحہ سے لیس ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان لوگوں کو سختی سے کچل دیں اور ان پر ترقی کے تمام دروازے بند کر دیں۔"

(تفسیر کبیر سورہ الشعراء صفحہ ۳۳۴، ۳۳۵)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے

زمیندار احباب کی خدمت میں گزارش

زمیندار احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ ان ایام میں جبکہ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے خاص فضلوں سے نواز رہا ہے شکرانِ نعمت کے طور پر لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ وصیت بشرح چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ) کی نقد یا بصورت جنس ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ ان کی قربانی قبول فرمائے اور ان کے اموال میں بے حد برکت ڈالے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد)

حضرت قمر الانبیاء مرزا بشیر احمد رضی اللہ عنہ

کی

چند تصانیف

چالیس جواہر پارے	۱—۰۰
الحجۃ البالغہ	۰—۶۲
چار تقریریں (سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام)	۲—۰۰

دیدہ زیب طباعت قیمت اصل لاگت کے برابر

ملنے کا پتہ

شعبہ نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے سید افسر الدین صاحب بی۔ اے کا نکاح سیدہ نزہت آراء سلمہا بنت مکرم سید عبد الہادی صاحب بہاری کے ساتھ بعوض حق مہر اڑھائی ہزار روپیہ ۱۷ مئی ۱۹۷۰ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور یمن و سعادت کا موجب بنائے اور اسے ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔ آمین۔

{ سید صدر الدین (مولوی فاضل)
تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ }

درخواستِ دعا

میرے برادر نسبتی مکرم شیخ ممتاز رسول صاحب کو درد گردہ کی تکلیف ہے۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ آجکل میو ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد شفا عطا فرمائے نیز کا روباری پریشانی بھی دُور کرے۔ آمین۔

(شیخ محمد اکرام۔ گولبازار ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴